منگل
۲۸۔ جون ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۴۱ | منگل ۔ ۱۷ ۔ محرم ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۲۸ ۔ احسان ۱۳۷۳ ہش ‘ ۲۸ ۔ جون ۱۹۹۴ء

اپنے تمام معاملات میں اپنا محاسبہ خود کریں

یہ بات کہ دین کو ہم نے دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں ہم کو واجب ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں دین کے ہوں یا دنیا کے متعلق ہوں یا مال کے متعلق، ہروقت سوچتے اور پرکھتے رہیں اور اپنا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے آپ کریں۔ اور جب خدا کی راہ میں قدم اٹھایا جاتا ہے تو معرفت کا نور ملتا ہے۔ بس کوشش کرو۔ (بخشش طلب کرو) اور جس درخت کے ساتھ تم نے اپنا آپ پیوند کیا ہے اس کے رنگ میں رنگین ہو کر قدم اٹھاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو۔ یورپی فلسفہ ضلالت سے بھرا ہوا ہے۔ یہ انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ ایسا ہی یہ کہنا کہ انسان پر کوئی ایسا وقت نہیں آیا کہ اسے مٹی سے پیدا کیا ہو درست نہیں ہے۔ نوعی قدم کا میں ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوں۔ ہاں میں یہ مانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ کئی بار دنیا معدوم ہوئی اور پھر از سر نو پیدا کر دی۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جبکہ ایک مر جاتا ہے تو یہ کیوں جائز نہیں کہ ایک وقت آوے کہ سب مر جاویں۔ قیامت کبریٰ کے تو ہندو اور یونانی بھی قائل ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۳۴)

سوسائٹی کو دکھ سے بچانے کیلئے غیبت اور دل آزاری دونوں سے اجتناب ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

عفو کے نتیجہ میں ستاری پیدا ہوتی ہے۔ اور عفو کے فقدان کے نتیجہ میں دو بدیاں براہ راست پیدا ہوتی ہیں۔ ایک ستاری کے فقدان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ عفو اگر نہ ہو تو سب سے پہلے ظن اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ یعنی جو برائیاں نظر نہیں آرہیں ان میں بھی انسان ظن شروع کر دیتا ہے کہ یہ بھی ہو۔ چونکہ برائی دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ چسکا ہوتا ہے، کسی کی بدیاں دیکھنے سے لطف آتا ہے تو جب وہ بدیاں نظر نہیں آتیں تو عادت جو گندی پڑ چکی ہے یہ چسکا تو پورا کرنا ہے پھر وہ ظن کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے کہ ہاں یہ نظر تو نہیں آئی مگر ہو گی ضرور۔ اس کے پیچھے ضرور کوئی خرابی موجود ہے جو مجھے نظر نہیں آئی اور پھر ظن تجسس کو جنم دیتا ہے آگے بڑھ کر انسان کہتا ہے۔ اچھا نظر نہیں آئی۔ ہو گی ضرور۔ تو کیوں نہ میں تلاش کروں۔ کھوج نکالوں۔ ایسے لوگ دوسروں کی بدیاں تلاش کرنے میں اپنی عمر عزیز ضائع کر دیتے ہیں اور دوسرے پہلو پر چونکہ ستاری نہیں رہتی۔ عفو نہ ہو تو ستاری ہو نہیں سکتی۔ ستاری نہ ہونے کے نتیجہ میں پھر یہ بدیوں کو دوسری جگہ پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر آگے دو بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک غیبت اور دوسری چغل خوری غیبت ایسی بات کو کہتے ہیں جو کسی کے غیب میں کی جائے۔ یعنی غائبانہ طور پر کسی کے متعلق کہی جائے۔ اور وہ بات ایسی ہو کہ اس سے دوسرے کو دکھ پہنچے۔ اگر وہ سن لے تو اس کو تکلیف پہنچے آنحضرت ﷺ نے غیبت کی جو تعریف بیان فرمائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غیبت اس بات کو نہیں کہا جاتا کہ کسی کے متعلق جھوٹی بات کہیں۔ بلکہ غیبت اس بات کو کہا جاتا ہے کہ سچی بات کہیں لیکن وہ بات ایسی ہو کہ جس کے نتیجہ میں اسے دکھ پہنچتا ہو۔ اگر غائبانہ کی جائے تو اس کا نام غیبت ہے۔ اور اگر موجودگی میں کی جائے تو اس کا نام دل آزاری ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غیبت کرنا تو برا ہے یعنی غائبانہ

باقی صفحہ ۷ پر

مکرم رانا ریاض احمد خان کی اہلیہ وفات پا گئیں

○ محترمہ امتہ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ریاض احمد خان صاحب (جو فروری ۹۴ء لاہور میں راہ مولیٰ میں قتل ہو گئے) مورخہ ۲۳ جون بروز جمعرات ساڑھے چار بجے سہ پہر اپنے گھر واقع ٹاؤن شپ میں وفات پا گئیں۔ آپ عرصہ سے کینسر کی وجہ سے بیمار تھیں اور اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں انہیں چند یوم پیشتر ہی گھر منتقل کیا گیا تھا۔ ۲۳۔ جون کو آپ کا جنازہ رات گئے ربوہ لایا گیا جہاں اگلے روز ۲۴۔ جون کو بعد نماز فجر بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کی تدفین اپنے شوہر کے قدموں میں ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے اور ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے دکھے دلوں کی ڈھارس بندھائے۔

ولادت

○ مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ ۳۳ جنوبی سرگودھا کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۔ جون ۹۴ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اس کا نام حسان کامران تجویز ہوا ہے۔ اس کی صحت و تندرستی کے لئے اور نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸- احسان ۱۳۷۳ ھش ۲۸- جون ۱۹۹۴ء

حضرت مولوی محمد حسین صاحب

انسان دنیا میں آتا ہے اور ایک عرصہ گذار کر۔ یہ عرصہ تھوڑا ہو یا زیادہ (زیادہ بھی انسانی اعداد و شمار کے مطابق۔ ورنہ تو کوئی عرصہ بھی زیادہ نہیں) اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ رخصت ہوتے ہی نَسْیاً مَّنْسِیّاً ہو جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کی تو بات ہی کیا ہے وہ اپنوں کو بھی یاد نہیں رہتے۔ ان کا کبھی ذکر نہیں کیا جاتا لیکن کچھ زندگی میں تو باعزت سمجھے ہی جاتے ہیں وفات کے بعد ان کی عزت کو پر لگ جاتے ہیں۔ ہر گذرنے والا لمحہ ان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔ انہیں یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے کارنامے دوہرائے جاتے ہیں اور لوگ۔ اچھے لوگ۔ انہیں کی طرح کی زندگی گذارنے کی دعا کرتے ہیں۔ ان کے نقش قدم کو اپنا رہنما بنا لیتے ہیں۔ وفات کے بعد یاد رکھے جانے والے لوگ بھی دو طرح کے ہیں۔ ایک ایسے جن کا نام تو چمکتا ہے۔ جو یاد بھی رکھے جاتے ہیں۔ لیکن محض تاریخ کے ایک حصہ کی صورت میں۔ ان کی یاد اور ان کا ذکر ان کی عزت میں اضافہ نہیں کرتا۔ یہ لوگ دنیا کے لئے کام کرتے ہیں ان کی یاد تاریخ کا تقاضا ہوتی ہے۔ مثلاً بڑے بڑے بادشاہ۔ سیاستدان۔ اور اس طرح کے دیگر بڑے لوگ۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وفات کے بعد ہر لمحہ ان کی یاد بھی تازہ رکھی جاتی ہے اور ان کی عزت اور ان کے احترام میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین کے لئے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو خدا سے لو لگائے رکھتے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ خدا کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں نہ دنیاوی عزت کی پرواہ ہوتی ہے نہ کسی وجاہت کی۔ غریبانہ سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ منکسر المزاج ہوتے ہیں۔ اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں۔ لوگوں کو اچھے راستے کی طرف لگاتے ہیں۔ اور خود بھی اچھے اچھے کام کرتے ہیں۔ اور ان کے کام تو ہوتے ہی اچھے ہیں کیونکہ وہ خدا کی رضا کی انگلی پکڑ کر چلتے ہیں۔

یہ لوگ دیندار ہوتے ہیں۔ اور انہیں میں سے ایک حضرت مولوی محمد حسین (سبز پگڑی والے) تھے۔ عمر بھر دین کے کاموں میں وقت گذارا۔ ہر بات اور ہر کام میں خدا کی رضا کو پیش نظر رکھا۔ جہاں گئے اور جس سے ملے نیکی کی بات کی۔ بہت سے لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں۔ دین کا کام کرتے ہوئے عزت پائی۔ اب وہ ہم میں نہیں ہیں تو ان کی یاد بھی آتی رہے گی اور ان کی عزت کو بھی چار چاند لگتے رہیں گے۔

کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ہر کام خدا کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔ عزت سے جئیں اور یہاں سے گذر جانے کے بعد ہمیں یاد بھی کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری عزت بھی بڑھتی رہے۔

اے ہمارے "حضرت مولوی محمد حسین" اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کے درجات ہر لمحہ بڑھاتا رہے۔

قدم قدم پہ دعاؤں کے ساتھ آگے بڑھو
کسی کے ہاتھ میں دو اپنا ہاتھ، آگے بڑھو
ہر ایک بات میں ربِّ جلیل کی ہو بات
دل و نظر میں ہو عزمِ ثبات، آگے بڑھو

ابوالاقبال

حادثے کچھ عجیب ہونے لگے
ناخُدا کشتیاں ڈبونے لگے

شام رخصت ہوئی سسکتی ہوئی
سائے منہ ڈھانپ ڈھانپ رونے لگے

ہے ابھی دُور منزلِ مقصود
تم تو تھک کے ابھی سے سَونے لگے

مال و دولت کی دُھن پہ رقصندہ
مجھ کو انسان سب کِھلونے لگے

میں نے چھیڑا جو درد کا نغمہ
رنگ تاروں کے زرد ہونے لگے

یاد بچھڑے ہوؤں کی آنے لگی
پھر دل و جاں اُداس ہونے لگی

کس نے پھینکا ہے درد کا پتھر
منتشر میرے خواب ہونے لگے

کس کی جادو بھری نظر اُٹھی
رازِ دل بے نقاب ہونے لگے

پھر کسی دل جلے نے کی فریاد
پھر لہو آسمان رونے لگے

دل کی زرخیز نرم مٹی میں
بیج کیوں نفرتوں کے بونے لگے

پھر منیرہ بہار آئی ہے
زخمِ دل پُھوٹ پُھوٹ رونے لگے

سیدہ منیر ظہور

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد حسین صاحب کے بارے میں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد

اب میں ایک شخص کا تعارف آپ سے کروانا چاہتا ہوں جو (۔۔۔) کے نمائندہ کے طور پر یہاں آیا ہے میں (امام جماعت) کی بات نہیں کر رہا بلکہ حضرت (بانی سلسلہ) کے ایک رفیق کی بات کر رہا ہوں۔ مجھے چند دن پہلے یہ خیال آیا کہ جہاں دنیا کے بڑے بڑے معزز دوست تشریف لائیں گے ان کی عزت افزائی ہمارا فرض ہے اور ان کا حق ہے لیکن جماعت یہ کہیں بھول نہ جائے کہ سچی عزت آسمان کی عزت ہوا کرتی ہے۔ اور سچی عزت وہی ہوتی ہے جو سچے مذہب سے وابستہ ہو اس لئے یہ صد سالہ جشن تشکر کیسا جشن تشکر ہوگا جس میں حضرت (بانی سلسلہ) کا کوئی رفیق شریک نہ ہو چنانچہ میں نے فوری طور پر ربوہ کہلا کے بھجوایا کہ جس طرح بھی ہو سکے حضرت (بانی سلسلہ) کے جو چند گنتی کے رفقاء زندہ ہیں ان میں سے کسی کو یہاں بھجوایا جائے۔ مولوی محمد حسین صاحب (رفیق) اپنی صحت کی کمزوری کی وجہ سے اس سے پہلے انکار کر چکے تھے مگر جب میرا پیغام سنا تو بڑے شوق سے انہوں نے لبیک کہی اور کہا کہ میری ہر تکلیف بے حقیقت ہے اگرچہ میری حالت یہ ہے کہ مجھے نصف نصف گھنٹے کے بعد پیشاب کرنے جانا پڑتا ہے لیکن (امام جماعت) کا پیغام مجھے پہنچا ہے میں اس پر لبیک کہتا ہوں جو کچھ مجھ پر ہو میں ضرور وہاں پہنچوں گا۔ اس لئے یہ معزز مہمان آج ہمارے درمیان ہے میں آخر پر اس کا تعارف کرواتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ساتھ کی کرسی پر آکر تشریف رکھیں۔

حضرت مولوی صاحب کو لایا گیا۔ حضرت صاحب نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور اپنے ساتھ کی کرسی پر بٹھا لیا (سامعین نے نعرے لگائے) اس کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا:

"یاد رکھیں کپڑوں سے مراد رفقاء بھی ہوا کرتے ہیں جس طرح قرآن کریم میں بیوی کو مرد کے کپڑے اور مرد کو بیوی کے کپڑے کہا گیا ہے۔ اس لئے یہ خیال نہ کریں کہ اس (خدائی خبر) کے معنے صرف ظاہری کپڑے ہیں۔ میرے نزدیک اس کے اول معنے حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء ہیں اور ان معنوں میں جب ہم اس خدائی خبر کا ترجمہ کریں گے تو مراد یہ ہوگی کہ لوگ ڈھونڈیں گے اور نہیں ملیں گے۔ کوشش کریں گے کہ کاش ہمارے نصیب میں ہوتا کہ ہم ان سے برکت حاصل کرتے۔ جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے ظاہری کپڑوں کا اللہ نے چاہا تو ان معنوں میں بھی یہ (خدائی بیان) پورا ہوگا۔ اور ایک وقت میں لوگ ان کپڑوں کو بھی ڈھونڈا کریں گے۔ مگر جب تک حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء زندہ ہیں کپڑے کہلانے کا پہلا حق ان کا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ایک صدی گزرنے کے بعد آج جشن تشکر کے اس اہم جلسہ میں حضرت ۔۔۔ بانی سلسلہ کے ایک رفیق ہمارے اندر موجود ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے اور (رفقاء) کی برکت کا سایہ اور بھی ہماری اگلی صدی میں ممتد کرے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے جب آپ لوگ (۔۔۔) کے طور پر یاد کئے جائیں گے اور وہ سب لوگ جو آج اس رفیق کی زیارت کر رہے ہیں وہ تاریخ احمدیت میں (۔۔۔) کے طور پر گنے جائیں گے' اور لکھے جائیں گے۔ اس لئے آپ سب خوش نصیب ہیں جنہوں نے اس سے پہلے کسی رفیق کو نہیں دیکھا کہ وہ آج حضرت بانی سلسلہ کے ایک رفیق کو اپنی جسمانی آنکھوں سے بھی دیکھ رہے ہیں ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب اگلی صدی میں ہو سکتا ہے وہی عزت جو آج ایک رفیق کو دی جا رہی ہے کسی (۔۔) کو دی جا رہی ہو اور اس وقت کا (امام جماعت) بڑے فخر کے ساتھ ایک (۔۔) کے گلے مل رہا ہو کہ یہ حضرت بانی سلسلہ کو دیکھنے والے تبرکات میں سے ایک ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اس برکت کو بڑھاتا جائے گا اور پھیلاتا جائے گا اور "جاگ سے جاگ" لگتی جائے گی۔ میرا آخری پیغام آپ کو یہی ہے کہ کوشش کریں کہ صحیح جاگ قبول کرنے والے بنیں۔ ایسے تابعی بنیں جو رفقاء کے ہم رشک ہوں اور رفقاء کے رنگ میں رنگین ہونے والے ہوں۔ ایسی قوم نہ ہوں جو ماضی میں زندہ رہا کرتی ہے ایسی قوم نہ بنیں جو یہ کہا کرتی ہے کہ "پدرم سلطان بود" میرے آباء و اجداد رفقاء تھے دنیا کے سامنے وہ رفقاء کے رنگ پیش کریں کہ آپ میں رفاقت کی خوشبو سونگھی جائے اور آپ کی ذات میں رفاقت کے رنگ دکھائی دینے لگیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے اب ہم دعا میں شامل ہوتے ہیں۔

(خطاب جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۸۹ء)

ہماری تاریخ

تحریک قرضہ اور مسلم پریس سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر فروری ۱۹۳۴ء میں مرکزی ادارہ نظارت امور عامہ کی طرف سے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی ایک تحریک کی گئی۔ کہ مخلصین جماعت کم از کم ایک ایک سو روپیہ اس کار خیر میں دیں۔ یہ تحریک غیر معمولی طور پر کامیاب ہوئی۔ اور ساٹھ ہزار کی بجائے پچھتر ہزار روپیہ اس میں جمع ہو گیا جو معیاد کے اندر واپس بھی کر دیا گیا اس تحریک کی کامیابی کا سہرا ناظر امور عامہ خانصاحب فرزند علی صاحب کے سر تھا۔ جس پر نہ صرف حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ بلکہ ایثار پیشہ احمدیوں کے اس جذبہ اخلاص کو مسلم پریس نے بھی بہت سراہا۔ چنانچہ لکھنؤ کے روزنامہ "حقیقت" (۲۵/ مئی ۱۹۳۴ء) نے لکھا۔

"یہ واقعہ ہے کہ اس وقت ہندوستان کی تمام (دینی) جماعتوں میں سب سے زیادہ منظم اور سرگرم عمل احمدی جماعت ہے جس نے دنیا کے گوشہ گوشہ میں اپنے (۔) مشن قائم کر دیئے ہیں حالانکہ اس جماعت کی تعداد چند لاکھ سے زیادہ نہیں ہے اور اس میں غرباء و متوسط الحال لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے باوجود اس کے حال میں اس کے دفتر قادیان سے سلسلہ کی ضروریات کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرض جمع کرنے کی اپیل کی گئی تھی چنانچہ دو ماہ کے اندر ہی یہ رقم فراہم ہو گئی۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی جماعت کی طرف سے اتنی ہی رقم کے لئے اپیل کی جاتی تو وہ چھ ماہ میں کیا سال بھر میں جمع نہ ہو سکتی تھی۔ خواہ وہ ضرورت کتنی ہی شدید ہوتی۔ چنانچہ مثلاً (امارت شرعیہ بہار) زلزلہ فنڈ ہی کو دیکھ لیجئے کہ چار ماہ میں صدہا اپیلوں اور التجاؤں کے باوجود اب تک چالیس ہزار بھی فراہم نہیں ہو سکا کاش احمدی جماعت کے اس ایثار سے عام مسلمان سبق لیں۔ اور قومی ضروریات کے لئے ایک بیت المال قائم کر کے اپنی بیداری اور زندگی کا ثبوت دیں۔"

اسی طرح لکھنؤ کے مشہور شیعہ ترجمان "سرفراز" (یکم جون ۱۹۳۴ء) نے لکھا۔

"مذہبی حیثیت سے ہمیں قادیانیوں سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن ہم ان کے اس جوش قومی و مذہبی کی قدر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو ان کی طرف سے اپنے جماعتی مفاد کو تقویت دینے کے لئے آئے دن ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے۔ ابھی حال ہی میں سلسلہ احمدیہ کی ضروریات کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک کی گئی تھی۔ ناظر امور عامہ قادیان کا بیان جو الفضل قادیان مورخہ ۱۹/ مئی ۱۹۳۴ء میں شائع کیا گیا ہے بتاتا ہے کہ "اگر اس فنڈ کے بند کر دینے کا اعلان نہ کر دیا جاتا تو اس سلسلہ میں ایک لاکھ روپیہ جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ اب بھی اس تحریک کے ان وعدوں کو ملا کر جن کی چند روز میں وصولی یقینی ہے یہ رقم پچھتر ہزار تک پہنچ چکی ہے"

یہ واضح رہے کہ چندے یا قرض کی یہ تحریک ایسی تحریک نہیں ہے جو کئی برس کے بعد اٹھائی گئی ہو۔ اور اس کے لئے کوئی خاص جد و جہد عمل میں آئی ہو بلکہ اس جماعت کی طرف سے آئے دن اپنے جماعتی مفاد کے لئے چندے ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس وقت تک چار ہزار کے قریب ایسی وصیتیں ہو چکی ہیں جن میں وصیت کنندگان نے اپنی جائیداد کا بڑا حصہ اپنے جماعتی' قومی' اور مذہبی کاموں کے لئے وقف کیا ہے۔

ظاہر ہے کہ قادیانیوں کی مجموعی تعداد ہندوستان کے شیعوں سے بہت کم ہے لیکن جذبہ عمل میں یہ مٹھی بھر قادیانی دو کروڑ شیعوں سے کہیں زیادہ نظر آتے ہیں سینکڑوں مکانات پچاسوں اراضیات جماعت قادیانی کے پاس موجود ہیں برخلاف اس کے ہم شیعوں کی یہ حالت ہے کہ ہماری واحد نمائندہ جماعت آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے پاس دفاتر کے لئے بھی کوئی اس کا ذاتی مکان نہیں ہے اور اس مد کرایہ میں اسے گذشتہ چھ سات سال کے اندر پانچ چھ ہزار روپیہ دینے پڑے۔ اتنی رقم میں دفتر کانفرنس اور ادارات متعلقہ کے لئے ایک خاص عمارت بن سکتی یا خریدی جا سکتی تھی لیکن سرمایہ کے سوال نے اب تک اس تحریک کو بار آور نہ ہونے دیا۔

کیا شیعہ جماعت میں ایسے سرمایہ دار موجود نہیں کہ وہ پانچ سات ہزار چندہ نہیں تو قرض حسنہ ہی دے کر دفتر آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو کرایہ مکان کے مستقل بار سے محفوظ کر دیں اگر ایسا نہیں ہے تو ہمیں اپنے قومی ادارات کی حالت زار پر ایک آہ سرد بھر کر خاموش ہو جانا چاہئے۔ اور یہ طے کر لینا چاہئے کہ ہمارے دست شل میں یہ صلاحیت نہیں کہ ہم کسی بار کو اٹھا سکیں۔ کاش کہ قادیانی جماعت کا جذبہ عمل ہماری سوئی ہوئی قوم کے لئے سبق آموز اور ہمت آفرین ہو اور ہم بھی وقت کی اہم ضروریات کی طرف متوجہ ہو سکیں۔"

(بحوالہ الفضل ۱۷۔ جون ۱۹۳۴ء ص ۷ کالم ۳)

باقی صفحہ ۶ پر

مولانا غلام باری سیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خشیت اللہ اور اس کے چند واقعات

خوش نصیب ہے وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے رو دے اور خوش نصیب وہ دل جو اللہ تعالیٰ کی محبت یا اس کے ڈر سے لرز جائے۔ اور جسے یہ حاصل ہے اُسے ایک نعمت عظمیٰ حاصل ہے۔ جتنی زیادہ خدا کی محبت دل میں جاگزیں ہو گی اسی نسبت سے اس کا خوف غالب ہو گا۔ اور جسے یہ نصیب ہے اس کے ایمان کا جوہر اسی قدر اعلیٰ ہے

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں۔

ترست ایمن کند زترس و خطر
ہر کہ عارف تراست ترساں تر

جس اس کا خوف اس کی معرفت کے سبب حاصل ہو جاتا ہے دنیا کے تمام ڈر دل سے مفقود ہو جاتے ہیں۔ ترمذی میں ایک حدیث آتی ہے کہ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو خشیت اللہ سے رو دی اور دوسری وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں پہرہ کے لئے بیدار رہی۔

پس مبارک ہے وہ شخص جسے زندگی کے ایسے لحظے نصیب ہوں کہ خدا کے خوف سے آنکھیں بہہ پڑیں۔ ایک حدیث میں تو اس طرح آیا ہے۔ (-) کہ کبھی گریہ وزاری کیا کرو۔ اگر یہ حالت طبعی طور پر وارد نہ ہو تو کوشش سے اس جوہر کو حاصل کرو۔

ایسا لٹریچر پڑھو ایسے واقعات کا مطالعہ کرو کہ تمہاری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے (-) اصول کی فلاسفی میں اس کی فلاسفی بیان فرمائی ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑے گا اور دل میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک شعر کا مفہوم یہ ہے کہ اس عالی بارگاہ میں جب روؤ گے تو اپنی بگڑی بنالو گے۔

اسی طرح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سات آدمیوں کو اس دن خدا کا سایہ حاصل ہو گا کہ جس دن سوائے خدا کے سایہ کے اور کسی چیز کا سایہ نہ ہو گا ان سات میں سے ایک وہ آدمی ہے کہ اس نے خدا کا ذکر کیا تو آنکھیں بہہ پڑیں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے (یہ بحث حضرت بانی سلسلہ نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرمائی ہے) کہ رونا ایمان کی وجہ سے ہو۔ دل کی کشت میں ایمان کا بیج ہو۔ ورنہ اگر محض رقت قلب کی وجہ سے ہے۔ تو بعض دفعہ بدکار آدمی کی بھی آنکھیں تر ہو جاتی ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ایمان کی متاع کے ساتھ برسنے والی آنکھ بھی حاصل ہو۔ وہ تصور اور تخیل جو حضرت بانی سلسلہ نے ہمیں دیا ہے۔ اس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

گر آں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
زدنیا توبہ کردندے بچشم زار خونبارے

حدیث ہے کہ اگر تم بھی وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی لیکن مرور زمانہ سے ان کے دل سخت ہو گئے اور پھر بہت سے ان میں سے بد عمل ہو گئے۔"

ذیل میں خشیت اللہ کے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

عبداللہؓ بن شخیرہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ آپؐ نماز میں اپنے پروردگار سے محو راز و نیاز ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ چکی چل رہی ہے یا ہنڈیا ابل رہی ہے

(ترمذی باب البکاء فی صلوٰۃ اللیل)

آنحضرت ﷺ کی نماز کی کیفیت ایک اور صحابیؓ یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ ہر آیت عذاب پر خدا کے عذاب سے پناہ مانگتے اور ہر انعام والی آیت پر اس سے اس کا فضل مانگتے۔ نماز میں اس قدر خشیت آپ پر طاری ہوتی کہ نماز ادا فرماتے وقت ایک دفعہ "کشفاً" آپ نے جنت و جہنم کو دیکھا۔ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے اور یہ دعا فرما رہے تھے۔ کہ اے اللہ میرا دل اور میری روح تیرے حضور سجدہ ریز ہے جب نماز کی یہ کیفیت ہو اور رسول خدا ﷺ یہ فرمائیں نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے تو پھر وہی کیفیت طاری ہو گی جو اوپر حضرت عبداللہؓ بن شخیرہ نے بیان کی ہے۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کے متعلق مروی ہے کہ آپ نماز میں بہت روتے تھے۔ آپ نے اپنے گھر میں نماز کے لئے ایک جگہ بنائی ہوئی تھی۔ آپ کی نماز اور تلاوت میں گریہ وزاری سن کر محلہ کے لوگ جمع ہو جاتے اور شدید متأثر ہوتے۔ حتیٰ کہ کفار نے یہی محسوس کر کے کہ اس طرح ہمارے لوگ متاثر ہوں گے حضرت ابوبکرؓ کو شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک بار آپؐ نے فرمایا۔ عبداللہ! مجھے کچھ قرآن سناؤ۔ عرض کی گئی کہ آقا آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ کو کیا سناؤں۔ ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے کی زبان سے سنوں حضرت عبداللہؓ بن مسعود کہتے ہیں میں نے سورہ نساء کی چند آیات تلاوت کیں۔ اور جب میں اس آیت پر پہنچا۔

ترجمہ پس کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان سب پر بطور گواہ کھڑا کریں گے۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہر جاؤ حضرت عبداللہؓ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

اس پاک کتاب کی تو جب نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے تلاوت فرمائی تھی تو مسند احمد بن حنبل جلد اص ۲۰۲ میں لکھا ہے کہ نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور جب حبش سے بیس آدمیوں کی ایک جماعت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ نے ان کو قرآن مجید کی چند آیات سنائیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔

(سیرۃ ابن ہشام)

حضرت خالدؓ بن ولید جن کی شمشیر خارا شگاف سے پہاڑوں میں لرزا تھا ان کے متعلق روایت میں ایک شخص کہتا ہے کہ میں ایک دن میدان جنگ میں آپ کے خیمہ کے سامنے سے صبح کے وقت گزرا۔ میں نے دیکھا کہ خالدؓ بن ولید قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے اور روتے تھے اور بار بار کتاب اللہ کو سینے سے لگا لیتے اور فرماتے کتاب ربی کتاب ربی میرے رب کی کتاب میرے رب کی کتاب۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک بار ایک جنازہ میں شریک تھے قبر کھودی جا رہی تھی۔ جنازہ رکھ دیا گیا۔ آنحضرت ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ آنکھ کے پانی سے زمین تر ہو گئی۔ اور زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمایا بھائیو۔ اگر کچھ ہو سکے تو اس دن کے لئے سامان کر رکھو۔

(سنن ابن ماجہ باب الحزن والبکاء)

حضرت عثمانؓ بن عفان کے متعلق بھی آتا ہے کہ جب کسی قبر پر تشریف لاتے تو اتنا روتے کہ ریش مبارک تر ہو جاتی کسی نے کہا کہ جنت اور جہنم کے ذکر پر آپ نہیں روتے لیکن قبر پر روتے ہیں۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ قبر آخرت کے سفر کی پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات ہو گی تو اگلا سفر بھی آسان ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس سے نجات نہ ہوئی۔ تو اگلا سفر اس سے زیادہ سخت ہو گا۔ اور آنحضرت ﷺ نے ہی فرمایا تھا کہ قبر کے نظارہ سے زیادہ خوفناک کوئی منظر نہیں۔

(ابن ماجہ باب ذکر القبر والبلیٰ)

اسی طرح ایک سفر کا واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ ایک قوم کے پاس سے آپ کا گزر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضورؐ مسلمان ہیں۔ ایک عورت تنور میں ایندھن ڈال رہی تھی۔ اور اس کے پاس خورد سال بچہ بھی تھا۔ جب تنور میں سے شعلے بلند ہوئے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے رسول خدا میرا ماں باپ آپ پر قربان ہوں (-) کیا اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔ تو اس عورت نے عرض کیا کہ ماں اپنے بچے پر شفیق ہے کیا خدا اپنے بندے پر اس سے زیادہ شفیق نہیں ہے؟ آپ نے پھر فرمایا کیوں نہیں۔ تو اس عورت نے عرض کیا کہ کیا ماں کبھی دل چاہتا ہے کہ اس آگ میں اپنے بچے کو ڈال دے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سنا تو آپ پر رقت طاری ہوئی۔ کچھ دیر بعد سر اٹھایا اور کہا (-) کہ خدا صرف اس شخص کو سزا دے گا جو سرکشی اختیار کرتا ہے۔ اور اس قدر متمرد ہے کہ خدا کو ایک نہیں کہتا۔

(مسلم باب ما رجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ)

کتنا عجیب منظر پیش کر کے عورت نے سوال کیا تھا۔ اور رحمۃ للعالمینؐ نے کیا حقیقت ارشاد فرمائی۔ واقعی کتنا بدبخت ہے وہ کرم خاکی جو اپنے پروردگار کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام پاک سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق یہ حصہ تلاوت فرمایا (اے میرے رب وہ انہوں نے اکثر لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ پس جو شخص میری اتباع کرے گا اس کا میرے ساتھ تعلق ہو گا) تو آپؐ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند فرمائے اور فرمانے لگے (اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دے تو یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے) اے اللہ میری امت پر رحم کیجیو اے اللہ میری امت پر رجوع برحمت ہو جیئے اور رو پڑے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ خوب جانتا تھا لیکن اس نے جبرائیل کو کہا جا محمد ﷺ سے پوچھ وہ کس لئے روتے ہیں۔ جبرائیل نے آکر آنحضرت ﷺ سے پوچھا۔ اور آپؐ نے جبرائیل کو وجہ بتلائی۔ اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا جبرائیل سے بہتر جانتا تھا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبرائیل کو کہا تو محمد ﷺ کے پاس جا اور انہیں کہدے کہ اے محمد ﷺ ہم تجھے تیری امت کے بارہ میں راضی کریں گے۔ ناراض نہیں کریں گے۔

اسی طرح بخاری اور مسلم دونوں میں یہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

(ایک ماہر ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق)

ترقی پذیر ممالک خصوصاً پاکستان میں جہاں لوگوں کو بے شمار مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے وہاں سب سے اہم مسئلہ صحت اور تعلیم کا ہے- پاکستان میں لوگوں کو صحت کی بنیادی سہولیات اور علاج کیلئے اچھے شفا خانے میسر ہیں- ہمارے ہاں کا ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ لوگ اپنا علاج خود کرتے ہیں- کسی دوست سے سن کر اس نسخے کو اپنی بیماری میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں- جس سے ان کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے-

ہمارے ہاں یہ روایت عام ہے کہ کسی کے سر میں درد ہوئی اس نے گولی کھالی- کسی ڈاکٹر سے مشورہ نہیں کیا- یہ معلوم نہ کیا کہ اس کی اصل وجہ کیا تھی- اس طرح ہم اپنا علاج خود کرکے بیماری کو مزید بڑھا لیتے ہیں- بہت سی ایسی مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں کہ بہت معمولی سی بات کا کس قدر نقصان ہوا- مثلاً ایک خاتون خانہ ۵ بچوں کی ماں کو گھر کے کام کے بعد تھکاوٹ محسوس ہوئی تھی اس نے اپنی سہیلی سے ذکر کیا- اس نے اسے بڑی ہمدردی سے کیلشیم کے ۱۰ ٹیکے لگوانے کا مشورہ دیا- پہلے ہی ٹیکے نے اپنا شدید رد عمل ظاہر کیا اور وہ عورت اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی- ۵ بچے اپنی ماں کے پیار سے محروم ہو گئے- اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں- جن سے انسان یا تو مفلوج ہو جاتا ہے یا پھر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے-

ایسا کیوں ہوتا ہے؟- لوگ دوائی خود بخود کیوں کھاتے ہیں- سروے کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ ہمارے ملک میں ادویات کی خرید و فروخت میں کسی قسم کی موثر چیکنگ نہیں- کوئی بھی دوائی بغیر نسخہ کے کیمسٹ سے باآسانی خریدی جا سکتی ہے- اور اس طرح وہ دوائی بعض اوقات بجائے فائدہ کے بہت نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہے- اس لئے یہ ایک انتہائی خطرناک فعل ہے- ایک اور بات جو دوائی کے سلسلے میں ذہن نشین کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ جہاں پر دوائی کا فائدہ ہے وہاں نقصانات بھی ہیں- جو صرف ایک ڈاکٹر ہی سمجھ سکتا ہے- اس لئے ماہر ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر دوائی نہیں کھانی چاہئے- ہمارے ملک کا ایک اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کے مالی حالات اتنے اچھے نہیں کہ وہ کسی ماہر ڈاکٹر کے پاس جائیں- فیس اور ادویات پر رقم خرچ کریں- اس لئے وہ اپنا علاج خود کرتے ہیں- علاج کروانا بہت مہنگا ہے- ماہر ڈاکٹر ٹسٹ کرواتا ہے اور پھر دوائی تجویز کرتا ہے- اس پر ایک اچھی خاصی رقم خرچ ہوتی ہے-

پاکستان میں بہت سی ایسی کمپنیاں ہیں جو ریڈیو- ٹی- وی کے ذریعے اپنی دوائیوں کا بہت زیادہ اشتہار دیتی ہیں کہ فلاں دوائی فلاں بیماری میں بہت مفید ہے یہ دوائیاں فرسٹ ایڈ کے لئے تو ٹھیک ہیں- ویسے یہ طریق بھی خطرناک ہے- اور بعض اوقات انسان ایسے پیچیدہ مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کی جمع کی ہوئی ساری رقم ہی بیماری کی نذر ہو جاتی ہے- پیراڈائز بھی اگرچہ فوری طور پر فائدہ مند ہیں- لیکن بغیر ڈاکٹری نسخہ کے انتہائی نقصان دہ ہیں-

ان سب باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے Self-Medication کو [روکنے] کے لئے موثر قانون بنانے کی ضرورت ہے- پبلک ایجوکیشن کی بہت ضرورت ہے- کسی بھی چیز کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے- چاہئے وہ سر میں درد ہو یا آنکھ میں خارش- ہر چیز کا مناسب علاج ہونا چاہئے- بعض اوقات آنکھوں کا علاج از خود کرنے سے بصارت بھی جا سکتی ہے جو دوبارہ لانا ناممکن ہے- Self-Medication اور کیمسٹوں کے ہاں ادویات باآسانی مل جانے سے ہمارے ملک میں ہزاروں واقعات ایسے ہو چکے ہیں- کہ لوگ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں- خواب آور ادویات بھی اب تو اکثر گھروں میں پڑی نظر آتی ہیں- آخر ہم کب تک ان اندھیروں میں پڑے رہیں گے اور ترقی یافتہ ممالک کو ہنسنے کا موقع فراہم کریں گے- اس لئے اب اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ بیماری میں کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کریں- اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے آئندہ مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رہ سکیں-

---

دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے- تب اس مردفانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ [ایسے] نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ممتاز حسین شاہ ایڈووکیٹ

جنگِ کشمیر

جناب ممتاز حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ کراچی اپنی تصنیف "آمریت کے سائے" (اپریل ۱۹۸۹ء) میں عنوان بالا کے تحت لکھتے ہیں:-

"رن آف کچھ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ایوب خاں نے مقبوضہ کشمیر میں فوجی کارروائی کرنے کے لئے [باقاعدہ] منصوبہ بندی شروع کر دی اس مقصد کے لئے مقبوضہ کشمیر میں مسلح رضاکار بھیجے گئے- ۸- اگست ۱۹۶۵ء کو ایک پر اسرار ریڈیو "صدائے کشمیر" نے اپنی نشریات کا آغاز کر دیا اس ریڈیو کی نشریات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے عوام نے انقلابی کونسل قائم کرکے بھارت کے ساتھ کئے گئے تمام معاہدے ختم کر دیے اور بھارت کے خلاف جنگ آزادی کا اعلان کر دیا- جس کے بعد یہ ریڈیو مسلسل مقبوضہ کشمیر کے اندر مجاہدین کی کامیابیوں کی خبریں نشر کرتا رہا- جبکہ بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے الزام عائد کیا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر میں بدامنی پھیلا رہا ہے اور یہ کہ بھارت پاکستان کے خلاف اپنی مرضی کا محاذ منتخب کرے گا- ایوب خان کو یقین تھا کہ جنگ مقبوضہ کشمیر کی حدوں تک محدود رہے گی اور بھارت کبھی بھی بین الاقوامی سرحد عبور کرنے کی جرأت نہیں کرے گا- لیکن ایوب خاں کی توقعات کے بالکل برخلاف بھارت نے ۶- ستمبر ۱۹۶۵ء کو تین اطراف سے لاہور پر حملہ کر دیا- بھارتی جرنیلوں کا خیال تھا کہ وہ بڑی آسانی کے ساتھ لاہور پر قبضہ کر لیں گے لیکن پاکستان کی فوج اور قوم نے بھارتی حملے کا مقابلہ نہایت بے جگری سے کیا اور حملہ آور فوج کے عزائم کو خاک میں ملا کر رکھ دیا- بھارت نے پاکستان کی توجہ ہٹانے کے لئے دو دن کے بعد سیالکوٹ پر حملہ کر دیا اس طرح پاکستان کے خلاف ایک دوسرا بڑا محاذ کھول دیا گیا لیکن اس محاذ پر بھی بھارتی فوج کو شکست اٹھانا پڑی اس کے علاوہ پاکستان کی فوج نے چھمب جوڑیاں سیکٹر میں بھی بھارتی فوج پر مکمل برتری حاصل کر لی- پاکستان کی فوج کے جرنیلوں نے جنگی پالیسی کو تبدیل کرکے اپنی کامیابی کو ناکامی میں تبدیل کر لیا-

چھمب جوڑیاں سیکٹر کی منصوبہ بندی جنرل اختر ملک نے کی تھی اس کامیاب منصوبہ بندی کا نتیجہ تھا کہ پاک فوج بڑی آسانی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اکھنور کے اطراف میں پہنچ گئی اور اس نے بھارت کی دو ڈویژن فوج کو گھیرے میں لے لیا- عین اس وقت جب پاک فوج اکھنور پر حملہ کرنے کی تیاری میں مصروف تھی پاک فوج کی ہائی کمان نے جنرل اختر ملک کو واپس بلا لیا اور ان کی جگہ جنرل یحییٰ خاں کو سیکٹر کمانڈر بنا کر بھیج دیا اس طرح اکھنور پر قبضہ کرنے کے منصوبے کو خاک میں ملا دیا گیا-

بقول شاعر ؎

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

جنرل اختر ملک کو چھمب جوڑیاں سیکٹر کی کمان سے صرف اس لئے ہٹایا گیا کہ آپ کا تعلق قادیانی جماعت سے تھا اور پاک فوج کے جنرل اتنی بڑی کامیابی کا کریڈٹ ایک قادیانی جرنیل کو دینا نہیں چاہتے تھے"-

"آمریت کے سائے" ۸۷-۱۸۸ از جناب سید ممتاز حسین شاہ ایڈووکیٹ کراچی-

---

بقیہ صفحہ ۴

حدیث آئی ہے کہ بادل یا آندھی آتی تو آپؐ قبلہ رخ ہو جاتے اور دعا فرماتے کہ اے اللہ تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں- حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ عرض کی- حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اتنا کیوں مضطرب ہوتے ہیں- آپؐ نے فرمایا عائشہؓ کیا معلوم ہود کا واقعہ ہی پیش آ جائے کہ ان پر اسی قسم کی آندھی اٹھی تھی لیکن وہ عذاب پر منتج ہوئی تھی-

حضرت عبداللہؓ شداد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے- میں آخری صفوں میں تھا- آپؓ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے (-) تو آپؓ اتنا روئے کہ میں نے آپؓ کے رونے کی آواز آخری صفوں میں سنی-

(بخاری باب اذا بکی الامام فی الصلوٰۃ)

اللہ- اللہ کیا انقطاع الی اللہ تھا-

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے- اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے- اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں جنگ بندی کی خلاف ورزیاں

اقوام متحدہ کے ایک افسر نے بتایا ہے کہ بوسنیا میں مسلمان دس جون کو جمعہ کے روز شروع ہونے والی جنگ بندی کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ خلاف معمول سرب اس دفعہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور کوئی جوابی کارروائی نہیں کر رہے اقوام متحدہ کے نمائندے نے کہا ان کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔

اس سے قبل بوسنیا میں متعین اقوام متحدہ کے کمانڈر کے ترجمان نے بتایا تھا کہ مسلمانوں اور سربوں میں ایک ماہ کے لئے کی گئی جنگ بندی کی واضح خلاف ورزیاں دیکھنے میں آئی ہیں۔

بوسنین سربوں نے کہا ہے کہ اگر مسلمانوں نے اپنے حملے بند نہ کئے تو وہ ان پر گورازدے جیسا بھرپور حملہ کریں گے۔ بوسنین سرب ٹیلی ویژن نے اعتراف کیا کہ مسلمانوں نے ووزوکا کے مقام پر کچھ علاقے پر قبضہ کر لیا ہے تاہم انہوں نے دعویٰ کیا کہ کوئی اہم پوزیشن ہاتھ سے نہیں گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ فوجی اعتبار سے صورت حال سنگین ہو گئی ہے۔ اس سے قبل بوسنین سرب آرمی کے ذرائع نے بتایا تھا کہ مسلمانوں نے سربوں کے دفاع کو توڑ دیا ہے اور فوجی اہمیت کی بعض چوٹیاں جو ووزوکا کے مغرب میں واقع ہیں، قبضے میں لے لی ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ سربوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے اور اگر صورت حال نہ بدلی تو چند گھنٹوں میں تو نہیں البتہ چند دنوں میں سرب بھرپور جوابی حملہ کر دیں گے۔

اگر سربوں نے سخت حملہ کیا تو ایک ماہ کی عارضی جنگ بندی ٹوٹ جائے گی جس کا مقصد سربوں اور مسلمانوں میں وسیع تر امن معاہدے کی تکمیل ہے۔ یہ امن معاہدہ آج کل سفارتی سطحوں پر زیر بحث ہے۔ اس معاہدے میں مسلمانوں اور کروٹس کو ٥١ فیصد اور سربوں کو ٤٩ فیصد علاقہ دینا منظور کیا گیا ہے۔ جبکہ اس وقت سرب ٧٠ فیصد علاقے پر قابض ہیں۔

روس / نیٹو

مغربی ملکوں کے فوجی اتحاد (نیٹو) کا قیام کمیونسٹ روس اور اس کے ساتھی مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک کی ممکنہ فوجی جارحیت کو روکنے کے لئے عمل میں آیا تھا۔ اس کے خلاف مشرقی یورپ کے ممالک نے وارسا پیکٹ کے نام سے اپنا کمیونسٹ فوجی اتحاد قائم کیا تھا۔ سوویت روس اور کمیونزم کے زوال کے بعد وارسا پیکٹ ختم کر دیا گیا۔ لیکن نیٹو کو نہیں توڑا گیا۔ بعد ازاں مشرقی یورپ کے ممالک نے نیٹو میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی اور ایک ایک کر کے شامل ہونے لگے۔ روس نے بھی نیٹو میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی۔ اس خواہش کی تکمیل میں کافی عرصہ لگا۔

اب نیٹو کے ذرائع نے برسلز میں بتایا ہے کہ روس اور نیٹو کے درمیان سمجھوتے پر دستخط ہو رہے ہیں۔ روسی وزیر خارجہ ١٦ قوموں پر مشتمل اس فوجی معاہدے کی رکنیت حاصل کریں گے۔

ماسکو کو یہ شکوہ ہے کہ مغربی ممالک نے اس کے نظریات مثلاً بوسنیا کو تسلیم نہیں کیا۔ ماسکو یہ دباؤ ڈال رہا ہے کہ روس اور نیٹو کے درمیان خصوصی سیاسی تعلقات کا معاہدہ کیا جائے اور اسے محض رسمی ممبر نہ سمجھا جائے تا کہ ایک سپرپاور کے طور پر اس کا امیج برقرار رہے۔

اس سیاسی اعلان میں یہ کہا جائے گا کہ روس کو یورپ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اور روس اور نیٹو کے درمیان سیاسی تعلقات کے حوالے سے بعض اصول بھی طے کئے جائیں گے ان میں یہ بھی واضح کیا جائے گا کہ نیٹو کے فیصلوں پر روس اثر انداز نہیں ہو گا۔ اس میں تعلقات کے اضافے کی بات بھی کی گئی ہے لیکن محض رسمی معاملات پر۔

اس اعلان میں اگرچہ روس کو نیٹو کے معاملات میں سرگرم حصہ لینے والے کہا گیا ہے لیکن نیٹو کے ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیٹو کا روس سے کوئی رسمی معاہدہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نیٹو یہ فیصلہ کرے گا کہ کب اور کس معاملے میں روس سے مشورہ کیا جائے۔

شمالی کوریا / ایٹمی مسئلہ

شمالی کوریا نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے ایٹمی پروگرام کو جزوی طور پر معطل کر دے گا۔ اور امریکہ کے ساتھ اعلیٰ سطح پر مذاکرات کرے گا۔ امریکہ نے اس کے جواب میں شمالی کوریا کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کے لئے حمایت حاصل کرنے کی مہم ترک کر دی ہے اگلے ماہ میں جینیوا میں اس بارے میں بات چیت شروع کرنے کا وقت طے کر لیا گیا ہے۔ اس مسئلے کو امریکہ کی فتح سمجھا جا رہا ہے۔ شمالی کوریا اپنے ابتدائی جارحانہ رویے کے بعد اب اعتدال پسندی کی طرف آ رہا ہے۔ امریکہ کے سابق صدر مسٹر جمی کارٹر نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا ہے وہ چند روز قبل شمالی کوریا کی [illegible] پر اس کے دارالحکومت پیانگ یانگ پہنچے تھے۔ اور انہوں نے شمالی کوریا کے لیڈروں سے ایٹمی مسئلے پر بات چیت کی اور دورے سے واپسی پر اعلان کیا کہ شمالی کوریا اپنی ہٹ دھرمی ترک کرنے پر آمادہ ہے۔

تبتی مہاجر / نیپال میں

تبت کے بارے میں چین کو ایک عرصے سے مطعون کیا جاتا ہے کہ چین نے اس کے سیاسی حقوق ہتھیا لئے ہیں [illegible] تبت پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے۔ تبت کے مذہبی راہ نما گاہے گاہے اس بارے میں کمزور سی صدائے احتجاج بلند کرتے رہتے ہیں۔

حال ہی میں تبتیوں کے بارے میں یہ خبر ملی ہے کہ یہ لوگ تبت سے ہمالہ کے خطرناک اور دشوار گزار راستوں سے چلتے ہوئے گروہ در گروہ نیپال آ رہے ہیں۔ ان کی یہ آمد انسانوں کی سمگلنگ کے اس عالمی کاروبار کا ایک حصہ ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں جاری ہے۔ یہ لوگ بہتر معیار زندگی کی تلاش میں نیپال آ رہے ہیں اور نیپالی حکومت ان کی بڑھتی ہوئی تعداد سے پریشان ہے۔ ان لوگوں کو ہمالیہ کے برفانی تودوں کے ساتھ ساتھ چینی فوج کے سپاہیوں سے بھی جانیں بچا کر آنا پڑتا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دیہات پر چینیوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور ہماری عمارات بھی بغیر معاوضے کے اپنی تحویل میں لے لی ہیں۔ ہم جو فصلیں اگاتے ہیں اس کا بڑا حصہ وہ ٹیکس کی شکل میں واپس لے جاتے ہیں۔ کھٹمنڈو میں ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ انسانوں کی سمگلنگ کرنے والے تاجر ان سے بھاری معاوضہ لے کر ان کی دوران سفر رہنمائی کرتے ہیں اور سادہ لوح تبتیوں کو سہانے اور آرام دہ مستقبل کا لالچ دیتے ہیں۔ ان تبتیوں کو اپنے سیاسی حقوق یا چالیس سال قبل چین کے تبت پر قبضے سے اب کوئی سروکار نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ چین میں جو معاشی اصلاحات کی جا رہی ہیں ان کا دائرہ تبت تک نہیں پھیلایا گیا۔ وہ سہولتوں کی کمی اور اقتصادی مسائل کی باتیں کرتے ہیں۔

اخبار کی قیمت میں کمی

ہمارے ملک میں ہر چند سال کے بعد اخبارات کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے مہنگائی اور طباعتی

باقی صفحہ ٧ پر

بقیہ صفحہ ٣

پنجاب ہائیکورٹ کا چیف جسٹس

اور جماعت احمدیہ حکومت ہند کے سر شادی لال کی جگہ ان کے ریٹائر ہونے پر الہ آباد ہائی کورٹ کے جج مسٹر جان ڈگلس ینگ بیرسٹرایٹ لاء کو پنجاب ہائی کورٹ کا چیف جسٹس بنا دیا۔ اس فیصلہ پر اخبار "الفضل" نے ایک زور دار شذرہ لکھا۔ جس میں مسلمانوں کی حق تلفی اور حکومت کے دل شکن رویہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلائی کہ پنجاب میں ایسے قابل مسلمان قانون دان موجود ہیں جن کی قانونی قابلیت حکومت سے پوشیدہ نہیں اور وہ ان کی قابلیت کا کئی بار تجربہ بھی کر چکی ہے..... لیکن چیف جج کے متعلق اس نے یہی مناسب سمجھا کہ مسلمان قانون دانوں کو نظرانداز کر کے یہ منصب ایک انگریز کے سپرد کیا جائے۔ کہا گیا ہے کہ حکومت کے لئے اس بارے میں یہ مشکل درپیش تھی کہ پنجاب ہائی کورٹ میں کوئی مسلمان سینئر جج نہیں تھا اور یہ اس کے لئے ناممکن تھا کہ وہ کسی مسلمان بیرسٹر کو خواہ وہ خاص قابلیت کا ہی مالک کیوں نہ ہو چیف جج مقرر کر دیتی اس کے متعلق اول تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح پنجاب ہائی کورٹ کے ججوں کو چھوڑ کر باہر سے ایک انگریز چیف جسٹس لایا گیا۔ اسی طرح کسی مسلمان کو بھی یہ منصب دیا جا سکتا تھا علاوہ ازیں اسے یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہئے تھی۔ کہ اگر آج پنجاب ہائی کورٹ کے ججوں میں کوئی مسلمان سینئر جج موجود نہیں۔ تو اس کی ذمہ داری انہی ارباب اقتدار پر عائد ہوئی ہے جنہوں نے پندرہ برس کے طویل عرصہ میں پنجاب کے کسی ایک قابل مسلمان کو بھی مستقل جج نہ بننے دیا۔ حالانکہ پنجاب میں نہایت اعلیٰ قابلیت کے مسلمان قانون دان موجود تھے۔ جب مسلمان قانون دان کے متعلق یہ صریح بے انصافی روا رکھی گئی تو اس کا تدارک اسی صورت میں ممکن تھا کہ حکومت کسی مسلمان بیرسٹر کو جس کی قابلیت دوسروں کے مقابلہ میں خاص درجہ رکھتی۔ چیف جسٹس جج بنا دیتی اور اس طرح مسلمانان پنجاب کی دیرینہ اور جائز آرزو پوری کر کے ان کے دل مٹھی میں لے لیتی لیکن افسوس کہ حکومت نے اس کی پروا نہ کی اس نے جہاں مسلمانوں کے لئے بہت بڑی شکایت پیدا کر دی وہاں ہندوؤں کو موقعہ دے دیا کہ مسلمانوں کے سینے طعن و تشنیع کے تیروں سے چھلنی کر سکیں۔"

اطلاعات واعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مستری نذیر احمد صاحب تلونڈی موسیٰ سر پر چوٹ لگنے اور فالج سے بیمار ہیں اور کراچی میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم سلیم احمد کاشف صاحب چک 10R-170 ضلع خانیوال کی محترمہ والدہ صاحبہ کو سر درد کی دائمی تکلیف ہے اسی طرح ان کی چھوٹی ہمشیرہ اور وہ خود بھی بیمار رہتے ہیں۔

○ محترمہ امتہ الحی صاحبہ (سیالکوٹ) عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب حالت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ڈاکٹروں نے ادویات دینی بند کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ غلامہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسرائیل احمد آف اسلام آباد مورخہ ۲۴۔ مئی ۹۴ء کو چند یوم کی علالت کے بعد حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ ان کی عمر قریباً ۸۲ سال تھی۔ اسی رات آپ کی میت کو ربوہ لایا گیا۔ جہاں ان کی نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفنایا گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم محمد شریف مہار صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۹۳ فتح ضلع بہاولنگر مورخہ ۹۴-۶-۱۳ کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ محترم مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم عبد الحمید صاحب بابت ترکہ محترمہ شریفہ حمید صاحبہ)

محترم عبد الحمید صاحب ساکن 19-N ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ شریفہ حمید صاحب وصیت نمبر ۲۱۰۱۲ .قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہذا ان کا ایک قطعہ نمبر ۸/۳ برقبہ دو کنال واقعہ محلہ دار الصدر ربوہ ان کے بیٹے مکرم چوہدری خالد اقبال صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب (خاوند)
۲۔ مکرم چوہدری خالد اقبال صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ نائلہ احمد صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ عائشہ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ضروری اعلان

○ گندم اور چاولوں وغیرہ کو محفوظ کرنے کے لئے گولیاں وکالت زراعت تحریک جدید سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (وکیل زراعت)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے
شعبہ امداد طلباء کے عطایا

شعبہ امداد طلبہ مستحق نادار اور یتیم طلبہ کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلبہ ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظر تعلیم)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

۱۔ جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوادیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست پر والد / سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہے اور عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ۔ اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

دِل کی امراض

درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ
(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میمری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیش، کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

بقیہ صفحہ ۱

بات نہیں کرنی چاہئے۔ جب ان سے پوچھا جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ میں تو اس کے منہ پر بھی کر سکتا ہوں۔ تو فرمایا ایک اور بدی کرو گے پہلے تو غیبت کر رہے تھے اب دلآزاری بھی کرو گے۔

پس غیبت کا یہ مفہوم بہرحال نہیں ہے کہ غائبانہ تو نہ کی جائے لیکن سامنے کی جائے۔ جب سوسائٹی کو دکھ سے بچانا مقصود ہے تو لازماً غائب کی بات ہو یا حاضر کی دونوں ناجائز ہیں۔

(از خطبہ ۲۷۔ جنوری ۱۹۸۴ء)

بقیہ صفحہ ۶

اخراجات کی گرانی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

لیکن برطانیہ سے یہ ایک عجیب خبر آئی ہے کہ وہاں کی باوقار صحافت کے علم بردار اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنی اشاعت میں اضافہ کی خاطر اپنی قیمت میں کمی کر دی ہے۔ اب یہ اخبار ۳۵ پنس میں ملا کرے گا۔ خیال یہ ہے کہ کاروباری طور پر اس اخبار کو قیمتیں کم کرنے سے کوئی نقصان نہ ہو گا۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال دو مشہور اخبارات ٹائمز اور سن نے بھی اپنی قیمتیں کم کر دی تھیں۔ قیمتوں میں کمی کا یہ سلسلہ اخبارات کے درمیان زیادہ اشاعت حاصل کرنے کے لئے محاذ آرائی کا ایک مثبت پہلو ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ برطانیہ دنیا بھر میں آبادی کے اوسط تناسب کے اعتبار سے سب سے زیادہ اخبارات شائع کرنے والا ملک ہے۔ اوسطاً ہر برطانوی روزانہ ایک سے زائد اخبار خریدتا ہے۔ (یعنی اخبارات کی روزانہ اشاعت آبادی کی کل تعداد سے زیادہ ہے) ہمارے ملک پاکستان میں تمام روزانہ اخبارات کی مجموعی اشاعت ۱۲ سے پندرہ لاکھ کے درمیان ہے جبکہ آبادی ۱۲ سے ۱۴ کروڑ کے درمیان ہے یعنی قریباً ۱۰۰ آدمیوں کے لئے ایک اخبار۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- جون-1994ء
رات آندھی اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔
آج صبح ہلکی بارش ہوئی۔
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر کے متعدد علاقوں میں مکمل اور جزوی ہڑتال کی گئی۔ کراچی لاہور' پشاور' اسلام آباد' راولپنڈی سمیت تمام چھوٹے بڑے شہروں میں بڑے کاروباری مراکز بند اور چھوٹے کھلے رہے ٹریفک معمول کے مطابق جاری رہی لوگ ضروریات زندگی کی خریداری کرتے رہے۔ ہڑتال پرامن رہی۔ کارخانوں اور کاروباری مراکز میں سیاہ جھنڈے اور احتجاجی بینرز آویزاں کئے گئے گوجرانوالہ میں ٹائر جلا کر ٹریفک بلاک کر دی گئی۔ ایک ٹیکسٹائل مل کے باہر جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ کئی افراد زخمی ہو گئے۔

○ سرکاری حلقوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اشیائے صرف کی چھوٹی مارکیٹیں سبزی منڈیاں پٹرول پمپ ٹرانسپورٹ چھوٹے بازار اور سٹاک ایکسچینج کھلے رہے اس لئے ہڑتال ناکام رہی ہے سیالکوٹ نوشہرہ گجرات اور سندھ میں کئی کارخانے چلتے رہے۔

○ تاجروں نے پہلے دن کے بعد دوسرے دن بھی ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ تاجروں نے کہا ہے کہ ہڑتال کے بعد لانگ مارچ کے پروگرام کو حتمی شکل دینے کے لئے قومی تاجر کنونشن بلایا جائے گا۔ مجوزہ کنونشن کراچی میں ہو گا۔

○ تجارت کے وزیر مملکت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ اگر ہڑتالی تاجروں کے مطالبات مان لئے گئے تو حکومت نہیں چل سکے گی۔ انہوں نے تاجروں اور صنعتکاروں سے کہا کہ وہ ہڑتال ختم کریں اور حکومت سے مذاکرات کریں۔ بات چیت ہم نے نہیں ان کے نمائندوں نے معطل کی ہے۔ اور سیاسی مقاصد کے تحت وعدے کے باوجود مذاکرات کا ارادہ بدل دیا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ان صنعتوں پر ٹیکس کیوں نہ لگایا جائے جو صرف ٹی وی پر سالانہ ڈیڑھ کروڑ روپے کے اشتہارات دیتی ہیں انہوں نے کہا کہ تاجروں کا مطالبہ ہے کہ انکم ٹیکس کا نظام ان کے ہاتھوں میں دے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نہیں جھکے گی تاجر اپنی طاقت دکھا لیں پھر حکومت قوت کا مظاہرہ کرے گی۔

○ تاجروں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنے کے لئے اپوزیشن نے قومی اسمبلی سے دو مرتبہ واک آوٹ کیا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ٹیکس چور اور سرکاری خزانہ لوٹنے والے وائٹ کالر افراد کو نہیں چھوڑیں گے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بڑی مچھلیوں کو گرفتار کرنے کی ہدایت کر رکھی ہے۔ ہم نے ٹیکسوں کی وصولی کا عزم کر رکھا ہے۔

○ وفاقی وزیر مسٹر جے سالک نے کہا ہے کہ میں چند تاجروں کے سڑکوں پر آنے سے خوش ہوں کیونکہ اس سے پہلے ہمیشہ سڑکوں پر آ کر حقوق مانگنے والوں کو ملک کا غدار اور بھوک ہڑتال کو حرام قرار دیا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب لوٹ کھسوٹ کرنے والے بے چین ہیں۔

○ وفاقی وزیر تجارت نے بتایا ہے کہ ملک بھر کی پنکھا ساز فیکٹریاں سال میں صرف ڈیڑھ کروڑ روپے ٹیکس دیتی ہیں۔ جبکہ ہر ماہ ایک ہزار پنکھے بنانے والی فیکٹری سے حکومت کو سالانہ ساڑھے چار کروڑ روپے ٹیکس ملنا چاہئے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ ہڑتال سے حکومت کے مقابلہ میں تاجروں کا نقصان زیادہ ہو گا۔

○ ایک دن کی ہڑتال سے ملکی معیشت کو اندازاً ۲ سے چار ارب روپے تک نقصان ہوتا ہے۔

○ ہڑتالی تاجروں کو ٹیکس چور کہنے پر قومی اسمبلی میں صورت حال بگڑ گئی۔ اپوزیشن نے واک آوٹ کیا۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر جھگڑالو عورت کی بجائے وزیر اعظم بن کر تاجروں سے بات کریں۔ اداروں پر انسپکٹر بٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ افسران اور وزیروں کے "پتی ٹیکس" میں اضافہ کیا جاسکے۔

○ مہران بینک سکینڈل کے مرکزی کردار یونس حبیب نے کہا ہے کہ انہوں نے نواز شریف' شہباز شریف اور چوہدری شجاعت حسین کے علاوہ ان کے رشتہ داروں کو بھی کروڑوں روپے کے قرضے دیئے تھے جو واپس نہیں ملے۔ انہوں نے کہا کہ صدر سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ صدر لغاری کی زمینوں کا سودا جائز ہے تمام خریدار اصلی ہیں رشتہ دار ہونا کوئی برائی نہیں انہوں نے کہا کہ آفتاب شیرپاؤ کو کوئی قرضہ نہیں دیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ میاں نواز شریف نے محاذ آرائی کی پالیسی برقرار رکھنے کی قسم کھا رکھی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ڈرگ مافیا کے ہاتھوں بعض مذہبی لیڈر اور پولیس بھی استعمال ہو رہی ہے۔ یہ مافیا ملکی سیاست میں بھی سرایت کر گیا ہے۔ اس کے ذریعے پارلیمنٹ میں پہنچنے والوں کی نشان دہی نہیں کروں گا۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ ہم ڈرگ مافیا کے خلاف جنگ ہار رہے ہیں۔ قوم کو متحد ہو کر اس کی سرکوبی کرنا ہو گی۔ ہمارا مسئلہ کولمبیا سے زیادہ سنجیدہ اور تشویشناک ہے۔

○ لاہور کی انسداد دہشت گردی کی عدالت نے مرتضیٰ بھٹو کے سمن دوبارہ جاری کر دیئے ہیں۔

ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 212487
بشارت احمد خان

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AJ FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

پتہ

خوشخبری
لندن جانیوالے دوستوں کے آرام اور سہولت کے لئے P.I.A نے لاہور سے لندن ڈائریکٹ فلائٹ شروع کی ہے۔ جو ہر ہفتہ کے روز لاہور سے صبح کے وقت روانہ ہوتی ہے۔ دوست اس فلائٹ سے فائدہ اٹھانے کیلئے فوری رابطہ کریں۔
نیز امریکہ جانیوالے دوست بکنگ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ فلائٹوں میں رش سے بچنے کیلئے بکنگ کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔
PIA ربوہ آفس فون نمبر 211065